© rasailojaraid.com

فمتام تمشی فی الملابس رافلا　　وحتام تمشی فی المفارش ماقلا

هو الموت مرصا دعظیم الشدائد

مبید البرایا واحد ابن واحد (۱)

نحن العادل والکتاب حدیقة　　بتدولنا انهار ها فنصیح

حتی اذا ما عادنا اقدارنا　　غدرا فمنا ساکت وذبیح (۲)

صنعت غیر منقوط :-

ورهط أمم ودهمهم سعاد　　الی ما اصله الوسواس عادوا (۳)

صنعت منقوط :-

فشت تشبیب ذی خزی غنی　　شقی یبتغی شقی بغنی (۴)

الٰهی الٰهی قد سمعت ندائیا　　ومن غیرنا خیرا اجبت دعائیا

مرضت وقد حار الطبیب تحیرا　　فب لخرمی والتخمین عالج داعیا

وکدت اذوق الموت خوفا وخشیة　　فما کان الا من لدیک شفائیا

لک الحمد یا الله حمدا مؤبدا　　یقرب من نعمائک ما کان نائیا

کن الدرک فادفع ربنا امراض باطنی　　دفی الحشر امن رحمتی یا رجا ئیا

وصل علی خیر النبیین احمد　　وعترته الاطهار هم شفعائیا (۵)

۱- تاریخ عباس : ۱ : ۲۳۵

۲- ایضاً : ۱ : ۲۴۸

۳- ایضاً : ۱ : ۲۵۱

۴- ایضاً : ۱ : ۲۵۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مخمس بدلت الہند فی علم النجوم ... دستعد الشرح شمس فی العلوم
ثم دق کل مدحوۃ مدوم ... لتعرف حال سعد او مشوم

(۲) بہ قاہرا فوق العباد (۲)

کتابیات

اختصارات جو اس مضمون میں استعمال ہوئے ہیں -

۱- ابجد العلوم - ابجد العلوم - نواب صدیق حسن خاں (عربی) بھوپال المطبعۃ الصدیقیہ ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء)

۲- آثار الصنادید سر سید احمد خاں، اردو (دہلی اردو بازار سنٹرل بک ڈپو ۱۹۶۵ء)

۳- الثورۃ الہندیہ (باغی ہندوستان) عبدالشاہد خاں اردو (بجنور، اخبار مدینہ ۱۹۴۷ء

۴- اتحاف، اتحاف النبلاء فی تراجم الکملاء فارسی (کانپور، مطبع نظامی ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۷۲ء)

۵ تاج العروس، تاج العروس من جواہر القاموس. سید مرتضیٰ بلگرامی (عربی) (مصر، المطبعۃ الخیریہ ۱۳۰۶ھ/ ۱۸۸۸ء)

۶- تاریخ عباس، تاریخ عباس مرزا بادی علی عزیز لکھنوی اردو (لکھنو مطبع نظامی ۱۳۲۴ھ

۷- تذکرۃ بے بہا، تذکرۃ بے بہا فی تاریخ العلماء، سید ابو محمد حسین نوگانوی (اردو) (دہلی جید برقی پریس ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۰ء)

۸- تاج اللغات، تاج اللغات. محمد اسمٰعیل، فارسی، لکھنو مطبع سلطانی.

۹- تذکرۃ بے نظیر، تذکرۃ بے نظیر، سید عبدالوہاب بخاری (فارسی) (الٰہ آباد سٹی پریس ۱۹۴۰ء)

۱- تاریخ عباس: ۱: ۲۲۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۰۔ [illegible]، تذکرۂ [illegible]، سید عبدالغفور شہباز (اردو) لکھنؤ

الناظر پریس ۱۹۱۷ء)

۱۱۔ تذکرہ، تذکرہ علمائے ہند، مولوی رحمٰن علی (فارسی) لکھنؤ نولکشور پریس ۱۹۱۴ء)

۱۲۔ تذکرۂ مشاہیر کاکوری، تذکرۂ مشاہیر کاکوری، حافظ شاہ علی حیدر قلندر

(اردو) لکھنؤ، اصح المطابع ۱۹۲۷ء)

۱۳۔ تراجم علمائے حدیث ہند، ابو یحییٰ امام خاں (اردو) دہلی جید برقی پریس ۱۹۳۸ء)

۱۴۔ تقصار، تقصار جیود الاحرار من تذکار جنود الابرار۔ نواب صدیق حسن خاں

(فارسی) بھوپال۔ مطبع شاہجہانی ۱۲۹۷ھ)

۱۵۔ تلامذۂ غالب، مالک رام (اردو) دہلی کوہ نور پریس ۱۹۵۷ء)

۱۶۔ جدولیہ، تاریخ جدولیہ، خادم علی فاروقی سندیلوی (اردو) آگرہ مطبع [illegible])

۱۷۔ حدائق، حدائق الحنفیہ، فقیر محمد جہلمی (اردو) لکھنؤ نولکشور ۱۹۳۰ء)

۱۸۔ حدیقۃ الافراح، حدیقۃ الافراح لازاحۃ الاتراح، شیخ احمد یمنی شروانی،

(عربی) کلکتہ ۱۲۲۹ھ/۱۹۱۱ء)

۱۹۔ حیات جلیل، حیات جلیل، مقبول احمد صمدانی (اردو) الٰہ آباد ۱۹۲۹ء)

۲۰۔ خزانۂ عامرہ ـــــ غلام نبی آزاد بلگرامی (فارسی) لکھنؤ نولکشور ۱۹۱۷ء)

۲۱۔ دیوان وزیر سندیلوی ـ دیوان وزیر علی وزیر سندیلوی مخطوطہ عربی

کلکتہ نیشنل لائبریری ۴۳۵)

۲۲۔ ریاض الفردوس، محمد حسین خاں خاں بجہانپوری (لکھنؤ نولکشور ۱۲۸۰ھ)

۲۳۔ زبید احمد THE CONTRIBUTION OF INDIA TO ARABIC LITT

ڈاکٹر زبید احمد (انگریزی) (پنجاب ہجالندھر، مکتبہ دین و دانش)

۲۴۔ السبحہ، سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان، غلام علی آزاد بلگرامی (عربی)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(بمبئی ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۶ء)

۲۵۔ سخنوران کاکوری، حکیم نثار احمد علوی (اردو) کراچی ۱۹۷۸ء)

۲۶۔ سرو آزاد ــ غلام علی آزاد بلگرامی (فارسی) (لاہور مطبع خانی ۱۹۱۳ء)

۲۷۔ سفرنامہ ــ سفرنامہ لندن مولوی مسیح الدین خاں علوی سفیر شاہ اودھ (اردو مخطوطہ کتب خانہ انوریہ خانقاہ کاظمیہ کاکوری)

۲۸۔ شمع انجمن ــ نواب صدیق حسن خاں (فارسی) (لاہور مطبع رحمانی ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء)

۲۹۔ عجائب الآثار، تاریخ جبرتی۔ عجائب الآثار فی التراجم والاخبار (عربی) عبدالرحمٰن بن حسن جبرتی حنفی (مصر، المطبعة الازہریہ ۱۳۰۱ھ)

۳۰۔ غایة البیان ــ شیخ سعداللہ بن نظام الدین رامپوری (عربی) لاہور مطبع محمدی)

۳۱۔ غدر کے چند علماء ــ مفتی انتظام اللہ شہابی (اردو) (دہلی، نیا کتاب گھر)

۳۲۔ فارسی بلگرام ــ سید اصغر علی بلگرامی (فارسی) (حیدرآباد، اعظم اسٹیم پریس ۱۳۴۷ھ)

۳۳۔ فرائد الدہر ــ کریم الدین بن سراج الدین پانی پتی (اردو) (دہلی مطبع العلوم ۱۸۴۷ء)

۳۴۔ قاموس الاعلام ــ حکیم سید شمس اللہ قادری (اردو) (حیدرآباد، اعظم اسٹیم پریس ۱۹۳۵ء)

۳۵۔ قضاء الادب ــ قضاء الادب من ذکر علماء النحو والادب ــ احمد بن علی مارنگ پوری (اردو) آگرہ، مفید عام ۱۳۱۶ھ)

۳۶۔ کواکب ــ مسعود انور علوی کاکوروی (ماہنامہ فیض آباد سنہ ۱۹۸۰ء)

۳۷۔ نگار اعظم ــ نواب محمد غوث خاں اعظم (فارسی) مطبع سرکاری ۱۲۷۲ھ)

۳۸۔ لائحة الہند ــ لائحة الہند وریحانة الزند ــ امیر رضا حسن خاں علوی (عربی) (کلکتہ ۱۸۴۸ء)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۹۔ مآثر الکرام ۔ غلام علی آزاد بلگرامی (فارسی) (آگرہ مطبع مفید عام،
۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء)

۴۰۔ مفتاح التواریخ ۔ ٹامس ولیم بیل (فارسی) (لکھنؤ، نول کشور ۱۸۸۳ء)

۴۱۔ نتائج الافکار ۔ قدرت اللہ خاں قدرت گوپاموی (فارسی) (مدراس
مطبع گلشن راج ۱۸۴۳ء)

۴۲۔ نجوم السماء، نجوم السماء فی تراجم العلماء ۔ محمد صادق بن مہدی کشمیری،
(لکھنؤ، مطبع جعفری ۱۳۰۳ھ)

۴۳۔ النزہۃ ۔ نزہۃ، نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر، علامہ عبدالحئ
الحسنی (عربی) (حیدرآباد ۔ دائرۃ المعارف)

۴۴۔ ہدیۃ العارفین ۔ ہدیۃ العارفین، اسماء المولفین وآثار المصنفین ۔
اسمٰعیل باشا بغدادی (عربی) (استنبول المعہد البہیہ ۔ ۱۹۵۱ء ۱۹۵۵ء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طلاق اور عدت کے مسائل

قرآن مجید کی روشنی میں

(مولانا شہاب الدین ندوی)

۱۲۔ ظلم وزیادتی کی وجہ سے عورت خلع لے سکتی ہے۔

اس آیت (۲۲۹) کی رُو سے اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان عورت کو خلع حاصل کرنے کا حق بھی عنایت فرمایا ہے۔ جب کہ (۱) میاں بیوی کے تعلقات کشیدہ ہو جائیں اور ان دونوں میں کسی بھی طرح بنتی نہ ہو۔ مگر شوہر طلاق دینے پر آمادہ بھی نہ ہو (۲) یا یہ کہ مرد عورت پر ظلم وزیادتی کر رہا ہو اور اس بنا پر عورت کو اس کے ساتھ زندگی گزارنا دشوار ہو گیا ہو اس طرح کے کسی سبب کی بنا پر جب عورت کو یہ اندیشہ پیدا ہو جائے کہ وہ ازدواجی فرائض ادا نہ کر سکے گی اور مرد کے ساتھ اس کا نبھاؤ نہ ہو سکے گا تو اس صورت میں عورت اگر یہ کہے کہ میں اپنا مہر یا اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیتی ہوں اور شوہر اس کے بدلے میں طلاق دے دے تو ایسے معاملے کو "خلع" کہتے ہیں۔

خلع کی صورت میں جو طلاق دی جائے گی وہ رجعی (لوٹا لینے والی) نہیں بلکہ بائنہ (جدا ہونے والی) ہوگی۔ چونکہ عورت نے معاوضہ دے کر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گویا کہ اس طلاق کو خریدا ہے۔ اس لئے شوہر کو یہ حق باقی نہیں رہتا کہ اس طلاق سے رجوع کر سکے۔ البتہ یہی مرد اور عورت اگر پھر دوبارہ ایک دوسرے سے نکاح کرنے پر راضی ہو جائیں تو ایسا کرنا ان کے لئے بالکل جائز ہوگا۔ واضح رہے کہ خلع اصلاً طلاق ہی ہے، مگر وہ چونکہ عورت کے مطالبے پر دی جاتی ہے اس لئے اس کا نام خُلع رکھا گیا ہے۔

اس سلسلے میں ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ اس قسم کی طلاق (خُلع) میں اگر قصور مرد کا ہو تو پھر "فدیہ" یعنی معاوضہ لینا جائز نہیں بلکہ حرام ہے[24]۔ لیکن اگر قصور عورت کا ہے تو اس صورت میں اپنے دیئے ہوئے مہر سے زیادہ لینا بھی صحیح نہیں ہے۔

تفسیروں میں آتا ہے کہ یہ آیت حبیبہ بنت سہل کے بارے میں نازل ہوئی جو ثابت بن قیسؓ کی بیوی تھیں۔ اس واقعہ کے مطابق ثابت بن قیس نے اپنی بیوی کو مہر میں ایک باغ دیا تھا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کرواکے ان دونوں کے درمیان خُلع کروا دیا[25] اور بقول حضرت ابن عباسؓ یہ دورِ اسلام میں اولین خلع تھا۔ بعض حدیثوں میں مذکور ہے کہ کسی عورت کے لئے بلا وجہ خلع حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ ایسی عورتوں کو منافقات قرار دیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل اگلے باب میں حدیث 16 کے تحت ملے گی۔

خلع مرد اور عورت کے درمیان باہمی رضامندی سے (قاضی یا کورٹ

24۔ تفسیر ابن جریر ۲/۲۸۴، تفسیر قرطبی ۳/۱۳۷۔
25۔ تفسیر ابن جریر ۲/۲۸۰۔۲۸۱، تفسیر قرطبی ۳/۱۴۱۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی مداخلت کے بغیر) بھی ہوسکتا ہے یا شرعی پنچایت اور قاضی کی عدالت وغیرہ کے ذریعہ بھی۔ اس سلسلے میں زیادہ بہتر یہ ہے کہ خود مرد اور عورت کے طرفدار باہم مل کر اس سلسلے میں شرعی حدود کے اندر دونوں میں صلح صفائی اور تصفیہ کرانے کی کوشش کریں۔ لیکن اگر یہ کوشش ناکام ہوجائے تو پھر ان دونوں کے درمیان طلاق یا خلع کرادیں۔ واضح رہے کہ طلاق اگر مرد کی جانب سے ہو تو اس صورت میں مہر وغیرہ واپس لینا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ عورت کے مطالبے پر ہو تو اس صورت میں صرف مہر واپس لے سکتا ہے، جیسا کہ تفصیل اوپر گزر چکی۔

۱۴۔ مطلّقہ عورتوں کو تکلیف نہ دی جائے۔

آیت ۲۲۹ میں جو حکم دیا گیا تھا کہ دو طلاق کے بعد یا تو مطلّقہ عورت کو معروف طریقے سے روک لیا جائے (پھر سے بیوی بنا لیا جائے) یا پھر حسن سلوک کے ساتھ رخصت کر دیا جائے۔ اس کی مزید وضاحت آیت ۲۳۱ میں کرتے ہوئے کہا جا رہا ہے کہ طلاق دے چکنے کے بعد جب مطلقہ عورت کی عدت ختم ہونے کے قریب ہو جائے تو پھر اسے خواہ مخواہ تکلیف دینے کی غرض سے روکے رکھنا جائز نہیں ہے۔ مثلاً پہلے ایک طلاق دی تھی مگر جب عدت ختم ہونے کے قریب ہو گئی تو رجوع کر لیا اور پھر اس کے بعد دوسری طلاق دے دی، تاکہ عورت کی نظر میں ایک ضرر اور نقصان پہنچایا جائے۔ تو فرمایا جا رہا ہے کہ اس قسم کا اقدام اللہ کی نظر میں ایک معاشرتی گناہ اور ظلم ہے، جو اللہ کی آیات اور اس کے احکام کے ساتھ خلاف ایک مذاق ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان کو کسی بھی حالت میں اللہ تعالیٰ کے احکام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیئے۔

یہ آیت ایک انصاری شخص ثابت بن یسار کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی۔ مگر جب اس عورت کی عدت ختم ہونے میں دو یا تین دن رہ گئے تو اس نے رجوع کر لیا مگر اس کے بعد پھر طلاق دیدی۔ چنانچہ وہ اس فعل کو اسی طرح دہراتا رہا یہاں تک کہ اس عورت پر نو ماہ گزر گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ (وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا) ؎۲۶

۴ا۔ اللہ کے احکام کو مذاق نہ بناؤ۔

اللہ کی آیتوں یعنی اُس کے احکام کے ساتھ مذاق مت کرو۔ (آیت ۲۳۱) یعنی اُس کے احکام ساتھ مت کھیلو۔ چنانچہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ نکاح کرنے یا طلاق دینے کے بعد یوں کہہ دیتے تھے کہ میں تو مذاق کر رہا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں صاف صاف فرمایا کہ جس نے اس طرح مذاقاً نکاح کیا یا طلاق دی تو دونوں صورتوں میں یہ بات لاگو ہو جائے گی۔ اور مختلف کتبِ حدیث و تفسیر میں اس معنی کی متعدد روایتیں مذکور ہیں۔ چنانچہ ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی ہے، نکاح، طلاق اور رجعت۔ ؎۲۷

۲۶۔ تفسیر ابن جریر ۲/۲۹۵، تفسیر درمنثور ۱/۲۸۵

۲۷۔ دیکھئے تفسیر قرطبی ۳/۱۵۷، یہ حدیث ترمذی، ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی میں بھی مروی ہے۔ دیکھئے تفسیر درمنثور ۱/۲۸۶۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت کیا ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں جو لوٹائی جائیں گی: نذر، طلاق، غلام آزاد کرنا اور نکاح۔ ۲۸ـ

ایک اور حدیث میں مذکور ہے کہ جس نے مذاق میں طلاق دی تو وہ نافذ (لاگو) ہوجائے گی، جس نے مذاق میں غلام آزاد کیا تو وہ آزاد ہوجائے گا، اور جس نے مذاق میں نکاح کیا تو وہ بھی نافذ ہوجائے گا۔ ۲۹ـ

بہرحال علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس نے مذاق کے طور پر یا کھیل تماشے میں طلاق دی تو وہ پڑجائے گی۔ ۳۰ـ

اسی طرح بیک وقت تین یا اس سے زیادہ طلاقیں دینا بھی احکام الٰہی کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ طلاق اصلاً ایک ایک کرکے دی جانی چاہئے، جیسا کہ ارشاد باری ہے "الطلاقُ مرّتانِ" (طلاق دوبار ہے) کا تقاضا ہے۔ یعنی دو طلاقیں دو بار ہوں ایک ہی بار نہ ہوں ۳۱ـ جب دو طلاقیں ایک ایک بار دینا منع ہے تو ظاہر ہے کہ تین طلاقیں ایک بار دینا بھی منع ہے۔ حدیث شریف چونکہ قرآن کی شرح ہے اس لئے حدیث کی رُو سے ان دو بار کی طلاقوں کے درمیان کم از کم ایک ماہ کا وقفہ ہونا چاہئے۔ لہٰذا ایک ہی مہینے میں دو بار یا تین بار، یا ایک ہی مجلس میں دو بار یا تین بار

۲۸ـ منقول از تفسیر درمنثور، از علامہ سیوطی: ۱/۲۸۶، مطبوعہ بیروت۔

۲۹ـ مصنف عبدالرزاق، منقول از تفسیر درمنثور ۱/۲۸۶۔

۳۰ـ تفسیر قرطبی ۳/۱۵۷

۳۱ـ حاشیہ سنن نسائیؒ از علامہ سیوطی، ۶/۱۴۳، مطبوعہ بیروت۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یا ایک ہی لفظ میں دو بار یا تین بار طلاق دے دینا عزیز مشرکی الدر مخصوصا فرقہ ہے، جو در اصل احکام الٰہی کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ اسی بنا پر نسائی کی ایک حدیث کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیک وقت تین طلاق دینے کو اللہ کی کتاب سے کھیلنا قرار دیا ہے۔ دیکھئے یہ حدیث کس طرح مروی ہے۔

محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کے بارے میں خبر دی گئی کہ اس نے اپنی بیوی کو پوری تین طلاقیں دے دی ہیں تو آپ غضبناک ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ کیا کتاب اللہ کے ساتھ کھیلا جائے گا جبکہ میں تمہارے سامنے موجود ہوں! اس پر ایک صحابی کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہ! کیا میں اس شخص کو قتل کر دوں؟ [۲۲]

علامہ سیوطی تحریر کرتے ہیں کہ (اس حدیث کے ظاہری الفاظ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ) بیک وقت تین طلاق دینا حرام ہے۔ اور جمہور علما (علماء کی اکثریت) کا مسلک یہ ہے اس طرح دی ہوئی تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں [۲۳]۔ کیونکہ ان طلاقوں کو واقع نہ مانا جائے۔ تو پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید ناراضگی کی کوئی وجہ نہیں رہتی۔ اتنی شدید ناراضگی کو دیکھ کر ایک صحابی اس شخص کو قتل تک کر دینے کا ارادہ کر لیتے ہیں۔ اس حدیث کی مزید تشریح اگلے باب میں حدیث ۱۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

غرض بیک وقت تین یا تین سے زیادہ طلاقیں دینا بھی آیات الٰہی (احکام خداوندی) سے کھیلنا اور ان کے ساتھ مذاق کرنا ہے جو بہر صورت لا گو ہو جاتی ہیں

۲۲۔ نسائی ۶/۱۴۲، مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت

۲۳۔ حاشیہ سنن نسائی ۶/۱۴۳، طبع مذکور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔ گویا بے معنی نہیں ہوں گی۔ اور تین سے زیادہ طلاق دینے کی صورت میں صرف تین معاملہ تحقق ہوں گی۔ باقی بے معنی قرار دی جائیں گی۔ کیونکہ کسی بھی شخص کو شرعاً صرف تین ہی طلاقیں دینے کا اختیار ہے۔ دیکھئے یہ مسئلہ حسب ذیل حدیثوں سے دو اور دو چار کی طرح کس طرح ثابت ہوتا ہے!

موطا امام مالک میں مذکور ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں، تو آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تین سے تو وہ مطلقہ بن گئی اور باقی ستانوے کے ذریعے تو نے اللہ کے احکام کو مذاق بنا لیا ہے۔ [۴۴]

ایک دوسری حدیث میں حضرت ابن مسعودؓ سے مذکور ہے کہ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تین سے تو وہ بائن ذمہ سے جدا ہو گئی اور باقی طلاقیں گناہ قرار دی جائیں گی۔ [۴۵]

اس طرح کی اور بھی حدیثیں موجود ہیں۔ بہرحال اس بحث سے یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو گئی کہ نکاح کے "دو بول" بولنے سے وہ جس طرح منعقد ہو جاتا ہے، اسی طرح طلاق کے "دو بول" بولنے سے وہ ٹوٹ بھی جاتا ہے۔ خواہ کوئی مذاقاً بولے یا سنجیدگی سے اسی طرح اس بحث سے یہ حقیقت بھی پوری طرح واضح ہو گئی کہ نکاح اصلاً ایک معاشرتی و عمرانی معاہدہ ہے۔ جو جس طرح منعقد ہو سکتا ہے اسی طرح وہ ٹوٹ بھی سکتا ہے نتیجہ یہ کہ

۴۴۔ موطا ۲/۷، مطبوعہ بیروت، نیز سنن دارقطنی ۴/۱۳ مطبوعہ مصر

۴۵۔ مصنف عبدالرزاق، بیہقی، منقول از درمنثور ۱/۲۸۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس عراقی معاہدے کی رُو سے جس طرح ایک طلاق واقع ہو سکتی ہے اسی طرح تین طلاقیں بھی واقع ہو سکتی ہیں اور ان دونوں میں فرق جو ہے وہ صرف یہ ہے کہ ایک طلاق دینے کی صورت میں ایک گونہ تعلق باقی رہتا ہے، جب کہ تین طلاق دے دینے کی صورت میں رشتۂ ازدواج پوری طرح منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر جہاں تک ان کے وقوع کا سوال ہے تو اس کا شرعی و عقلی کسی بھی حیثیت سے یہ بات ناممکن نہیں ہے۔ بلکہ مذکورۂ بالا مباحث کی رُو سے شرعی و عقلی دونوں حیثیتوں سے اس کا وقوع ثابت ہے۔

حاصل بحث یہ کہ تین طلاق خواہ سنجیدگی کے ساتھ دی جائیں یا مذاق کے ساتھ، جان بوجھ کر دی جائیں یا جہالت و ناواقفیت کی بنا پر وہ ہر صورت میں واقع ہو جاتی ہیں۔ اس قسم کا اقدام اگرچہ احکام خداوندی کے ساتھ ایک مذاق ہے مگر یہ فعل نہ تو لغو یا کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کا مرتکب مقررہ سزا سے بچ سکتا ہے۔

۱۵۔ حدودِ الٰہی سے تجاوز اللہ کی نافرمانی ہوگی۔

ان آیات میں جگہ جگہ اللہ کی حدوں کو قائم رکھنے اور ان سے تجاوز نہ کرنے کی سخت تاکید کی گئی ہے، اور خاص کر آیت ۲۳۱ میں بڑے بلیغ اور مؤثر انداز میں نصیحت کی گئی ہے، نیز اللہ کی نعمت سے مراد اسلام ہے جس سے اس نے اہل اسلام سرفراز کیا ہے اور اللہ کو حکمت سے بھرپور کتاب شریعت عطا کی ہے۔ لہٰذا اس پر از حکمت کتاب و شریعت کا تقاضا ہے کہ اللہ کے بندے اس پر صدق دل کے ساتھ عمل کریں اور اللہ کی آیات اور اس کے احکام سے نہ کھیلیں

© rasailojaraid.com